افکارِ احرار

تبلیغ اور مُبلّغ

مذہب کی تبلیغ جھگڑا نہیں بلکہ قوموں کے حسن اخلاق کا مقابلہ ہے تم نے محبت اور پورے خلوص دل سے دوسروں کو ان کے اپنے فائدے کے لئے بلانا ہے۔ تمہیں تو حسن نیت کا اجر ملے گا جہاں حسن نیت ہو وہاں جھگڑے کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟ اپنے اخلاق عمدہ بنا کر دوسروں کو حسن اخلاق کی دعوت دینا ہے پس پہلے نمازں سے خدائی امداد حاصل کرو پھر محبت کی زبان سے مخلوق خدا کو بلاؤ۔ خدمت اور قربانی سے دوسروں کا دل جیتنے کی کوشش کرو اپنے ایسے عمل میں اضافہ کرو جس سے مسلمانوں کی نیک سیرت قائم ہو اور ایسے اخلاق سے بچو جن سے قومیں رسوا ہوتی ہیں۔

کیا تم نے خود محسوس نہیں کیا کہ ہمارے برے اخلاق دنیا کو اسلام سے نفرت دلا رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم نور ہی نور ہے۔ یہ مذہب قومی اور شخصی انصاف کا تقاضا کرتا ہے۔ ظلم اور برائی سے نفرت دلاتا ہے ہمیں ضرور اس کا مبلغ بننا ہے اپنے عمل کو انصاف کے ترازو پر تول کر اس کا پورا جائزہ لینا ہے۔ ہر قسم کی ناانصافی سے توبہ کرنا ہے بلکہ دوسروں کی غلطیاں معاف کر کے ان کی زیادہ سے زیادہ خدمت کا عہد باندھنا ہے۔ فریب اور ظلم سے دین نہیں پھیلتا بلکہ شرارت پھیلتی ہے۔ دنیا میں انصاف پھیلاؤ، رحم اور محبت کے ذریعہ دوسروں کے دل میں گھر کرو۔ جس کام کو تم رحم اور محبت کی بنا پر نہ کرو گے اس سے دنیا میں فساد پھیلے گا۔ قرآن بار بار لاتفسدوا فی الارض۔ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ کا تقاضا کرتا ہے۔ تبلیغ دین میں اشتعال انگیز حالات پیدا کرنا دنیا کو اپنے مذہب سے نفرت دلانا ہے۔ اچھا عمل، میٹھی زبان اور عقل سے اپیل تبلیغ کے لئے نہایت اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ اگرچہ عقل بڑی چیز ہے مگر اشاعت مذہب میں اس کا درجہ آخری ہے۔ دنیا پہلے تمہارے عمل کو دیکھے گی پھر جس زبان سے بات کرو گے اس کی شیرینی کو دیکھے گی پھر کہیں اس کو عقل سے پرکھے گی۔ اس لئے مبلغ کے دل میں مخلوق خدا کی جتنی محبت ہوگی اسی انداز سے زبان میں مٹھاس پیدا ہوگی اور تبلیغ دین کا راستہ صاف ہوگا۔

مفکر احرار چوہدری افضل حق رحمہ اللہ

پیام۔ احرار تبلیغ کانفرنس دہلی

اپریل 1941ء